آدابِ سلام و مصافحہ

تالیف

خادمِ دینِ اسلام

منیر احمد یوسفی (ایم اے)

مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

ملنے کا پتا

جامع مسجد نگینہ 977-A بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور

042-36880027-28,0300-4274936

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	''آدابِ سلام ومصافحہ''
مؤلف	:	منیر احمد یوسفی (ایم-اے)
	:	مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور-
پروگرامنگ	:	محمد عثمان علی یوسفی
کمپوزر	:	حافظ محمد عظیم یوسفی، عظیم اعظم یوسفی، عدنان یوسفی
پروف ریڈر	:	صاحبزادہ علامہ مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی
		علامہ مفتی محمد آصف یوسفی۔
پہلی مرتبہ	:	۳۰۰۰ ربیع الاوّل ۱۴۳۰ھ
دوسری مرتبہ	:	۳۰۰۰ صفر المظفر ۱۴۳۵ھ دسمبر ۲۰۱۳ء
ہدیہ	:	۵۰ روپے
ناشرین	:	صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (M.C.S)
		صاحبزادہ علامہ مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی
		صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

ویب سائٹ ایڈریس: http://www.seedharastah.com

ای میل ایڈریس: info@seedharastah.com

فہرست مضامین

نمبر شمار		صفحہ
۱۔	فہرست مضامین۔	۳
۲۔	بفیضانِ نظر۔	۵
۳۔	اِنتساب۔	۶
۴۔	پیشِ لفظ۔	۷
۵۔	سلام۔	۸
۶۔	ظہورِ اِسلام سے پہلے۔حضرت آدم علیہ السلام کی اَولاد کا سلام۔	۱۰
۷۔	سلام پھیلاؤ۔	۱۱
۸۔	سلام کی اِشاعت کرنا۔اِسلام میں اَچھا کام۔	۱۳
۹۔	آپس میں محبت کرنے کا طریقہ۔	۱۴
۱۰۔	جتنا لمبا سلام اُتنی زیادہ نیکیاں۔	۱۵
۱۱۔	سلام میں پہل کرنے والا۔کلام سے پہلے سلام۔بہتر کون؟	۱۶
۱۲۔	کون کس کو سلام کرے؟	۱۷
۱۳۔	تعلیماً چھوٹوں کو سلام۔اللہ تبارک وتعالیٰ سے قریب تر۔	۱۸
۱۴۔	مومن کے مومن پر حقوق۔	۱۸
۱۵۔	مجلس میں آنے والا کیا کہے؟	۱۹
۱۶۔	راستوں کا حق دو۔راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔	۲۰
۱۷۔	گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا۔واقعہ۔	۲۱
۱۸۔	اِذن مانگنے سے پہلے سلام کرنا۔کسی کے گھر جاتے وقت سلام کرنا۔	۲۲
۱۹۔	جماعت میں سے ایک فرد کا سلام کرنا۔بار بار سلام کرنا۔	۲۳
۲۰۔	کسی آڑ کے آجانے کے بعد سلام۔	۲۴
۲۱۔	حضرت جبرائیل علیہ السلام کا سلام کرنا۔	۲۴
۲۲۔	اَزواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے رَحمت بھرا سلوک۔	۲۵

۲۳۔ عورتوں کو سلام۔ سلام نہ کرنے والا بخیل ہے۔ ۲۶
۲۴۔ کسی کا سلام آنے پر کیسے جواب دیا جائے؟ ۲۷
۲۵۔ مخلوط اِجتماع میں سلام۔ ۲۸
۲۶۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا واقعہ اور دَرس۔ ۲۸
۲۷۔ غیر مسلموں کو سلام کرنے میں پہل نہیں کرنی چاہیئے۔ ۲۹
۲۸۔ غیر مسلموں سے اَندازِ سلام۔ ۲۹
۲۹۔ یہود و نصاریٰ کی طرح سلام نہ کریں۔ ۳۰
۳۰۔ کبائر میں مبتلا شخص کو سلام کرنے کی ممانعت۔ ۳۱
۳۱۔ مصافحہ۔ مصافحہ کا آغاز۔ طریقۂ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔ ۳۶
۳۲۔ ملاقات کے آداب۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا معمول مقدس۔ ۳۷
۳۳۔ سلام سے پہلے مصافحہ نہیں۔ ۳۷
۳۴۔ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا۔ ۳۸
۳۵۔ مصافحہ کے وقت اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد۔ ۳۸
۳۶۔ مصافحہ کے وقت درود شریف پڑھنا۔ مکمل سلام کیسے ہے؟ ۳۹
۳۷ مصافحہ کرتے وقت مسکرانا۔ ۳۹
۳۸۔ گناہوں کی بخشش کا ذریعہ۔ مصافحہ کینہ کو دور کرتا ہے۔ ۴۰
۳۹۔ مصافحہ کرتے وقت محبت اور خیر خواہی کا اِظہار۔ ۴۰
۴۰۔ مصافحہ کی برکت سے قبولیتِ دُعا۔ ۴۱
۴۱۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ ہر ملاقات کے وقت مصافحہ فرماتے۔ ۴۱
۴۲۔ گناہوں کا باقی نہ رہنا۔ سو رحمتوں کا نزول۔ ۴۲
۴۳۔ درخت کے پتوں کی طرح گناہوں کا جھڑنا۔ ۴۲
۴۴ مصافحہ کرنے والے کے لئے ننانوے رَحمتیں۔ ۴۳
۴۵۔ سمندر کی جھاگ کے برابر گناہوں کی معافی۔ ۴۳
۴۶۔ جنبی مصافحہ کرسکتا ہے۔ مسائلِ مصافحہ۔ ۴۴

بفیضانِ نظر

قطبِ جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت،

نیّرِ اوجِ شرافت، مصرِ محبت، زبدۃ العارفین،

پیکرِ صدق وصفا، عاشقِ رسول، فنافی الرسول،

پروانۂ توحید و رسالت، امینِ علمِ لدُنی، نائب غوث الثقلین،

منظورِ نظر حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری

حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی صاحب نگینہ

نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی

رحمہ اللہ تعالیٰ

مرکزِ انوار و تجلیات

آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف چک نمبر ۶ ۷ اگ۔ب، تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

اِنتساب

بندۂ ناچیز آدابِ سلام و مصافحہ کے عنوان سے تالیف کی گئی، اپنی اِس کتاب کو اُن بندگانِ اللہ العالمین کے نام منسوب کرنے کا شرف حاصل کرتا ہے، جنھوں نے قُربِ اِلٰہی حاصل کرنے کے لئے قرآنِ مجید و سُنّتِ مبارکہ کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کا عہد کر رکھا ہے اور جو دوست بناتے ہیں، دُشمن نہیں بناتے اور ہر اِیمان والے کو سلام کرنے میں پہل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

نیاز کیش

منیر احمد یوسفی عفی عنہ

پیش لفظ

محبتوں اور دوستیوں کے بندھن قائم کرنے اور پھر اُنہیں مضبوط کرنے کا خوبصورت طریقہ آپس میں سلام اور مصافحہ کرنا ہے لیکن سلام کرنے اور سلام کا جواب دینے کے اور مصافحہ کرنے کے آداب سے آگاہی ضروری ہے۔

کئی لوگ جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں، تو کہتے ہیں، آؤ جناب کیا حال ہے؟ کئی لوگ سلام کرتے ہوئے **ساواں علیکم، سلاواں علیکم یا سام علیکم** کے اَلفاظ اِستعمال کرتے ہیں۔ اِن تمام حضرات کی نیت اگرچہ سلام کرنا ہی ہوتی ہے مگر یہ طریقہ دُرست نہیں ہے۔

لٰہذا اَیسے حضرات اور ہم سب کو آدابِ سلام و مصافحہ سے واقف ہونا چاہیے تاکہ سلام مصافحہ کرنے کی اَصل غرض و غایت یعنی محبت اور دوستی کا ثمر بار آور ہو۔

خیر اَندیش

منیر احمد یوسفی عفی عنہ

سلام

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ ....
(النسآء:٨٦) ''اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اُس سے بہتر لفظ میں جواب دو یا اُنہی اَلفاظ کو لوٹا دو''۔

تحیہ کے معنی ہیں' اَلدُّعَاءُ بِالْحَیَاۃِ درازی عمر کی دُعا۔ یہاں یہ سلام کے معنی میں ہے۔ سلام حقوقِ اِسلام میں سے ہے۔

...فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِاللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ ... (النور:٦١) ''جب تم گھروں میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو' اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کی طرف سے تحیت ہے' مبارک پاکیزہ''۔

اشعۃ اللمعات میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:-
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ کا معنٰی یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تیرے حال پر آگاہ ہے۔ اِس لئے تو غافل مت رہ یا اِس کا معنٰی یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا اِسم تجھ پر ہے یعنی تو اُس کی نگہبانی میں ہے' جیسے کہا جاتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تیرے ساتھ ہے۔
اکثر علماء کرام نے سَلَامٌ عَلَیْکَ کا معنٰی یہ کیا ہے کہ تو میری طرف سے سلامتی میں ہے اور مجھے اپنی طرف سے سلامت رکھ۔

سَلَامٌ' سَلَمٌ سے مشتق ہے جس کا معنی مصالحت ہے۔ یعنی میری طرف سے تو مامون ہے اور مجھے بھی اَمن میں رکھ۔ سلام کا طریقہ اِبتدائے اِسلام میں کافر اور مسلمان میں فرق کے لئے شروع کیا گیا تھا تا کہ کوئی ایک دوسرے کے ساتھ تعرض نہ کرے گویا یہ مسلمان ہونے کا اِعلان تھا۔ بعد میں یہ طریقہ باقاعدہ جاری ہو گیا۔
سلام کے لغوی معنی ہیں' آفات اور بلیات سے سلامتی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا

صفاتی اِسم مبارک ''اَلسَّلَامُ'' بھی ہے' بمعنی تمام عیوب سے پاک' اپنے بندوں کو سلامتی اور اَمن دینے والا۔ یہاں سلام سے وہ سلام مراد ہے جو آتے جاتے وقت مسلمان ایک دوسرے سے کہتے ہیں یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور اِس کا جواب دینا (کم ازکم) وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کے معنیٰ ہیں۔ ''تم پر ہر سلامتی اور اَمان نازل ہو''۔ مسلمان کو سلام کرنا سُنّت ہے اور جواب دینا فرض ہے مگر سلام کرنے کا ثواب زیادہ ہے۔[۱] دِلوں کی عداوت مٹانے اور محبت پیدا کرنے کے لئے سلام اور مصافحہ ایک اَکسیر ہے۔

سلام اِسم مصدر ہے' تسلیم کا۔ اِس کا معنیٰ ہے سلامتی' اور خامیوں وعیبوں سے پاک ہونا۔ السّلام اللہ تبارک وتعالیٰ کے اَسمائے حُسنیٰ میں سے ہے:۔

.... اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ .... (الحشر:۲۳)

''(حقیقی) بادشاہ' نہایت پاک' سلامتی دینے والا (اپنی مخلوق کو)''

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' جب ہم نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تو قعدے میں یوں کہتے:

اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰہِ قِبَلَ عِبَادِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی جِبْرَئِیْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰی مِیْکَائِیْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰی فُلَانٍ فَلَمَّ انْصَرَفَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْہِہٖ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّلَامُ

''اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) پر سلام' اُس کے بندوں کی طرف سے (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) پر سلام (حضرت) میکائیل (علیہ السلام) پر سلام' فلاں پر سلام''۔ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف چہرۂ (اَنور) کر کے فرمایا: اللہ (عزوجل) ہی سلام ہے''۔ (اِس لئے یوں نہ کہو کہ اللہ جل جلالہ پر سلام)

---

[۱] جیسے وقت پر قرض اَدا کرنا فرض ہے اور وقت سے پہلے اَدا کرنا سُنّت۔ مگر ثواب اِس کا زیادہ ہے کہ وعدے سے پہلے اَدا کردے۔ اَیسے ہی مقروض کو ڈھیل اور مہلت دینا فرض ہے اور معاف کر دینا سُنّت ہے اور معاف کردینے کا ثواب زیادہ ہے۔

جب کوئی تم میں سے نماز میں قعدہ کرے تو یوں کہے:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ ''تمام قولی، فعلی اور مالی عبادات اللہ (جل جلالہ) کے لئے ہیں (اِن میں اُس کا کوئی شریک نہیں)'' (**اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ**)۔ **فَاِنَّہٗ اِذَا قَالَ ذٰلِکَ اَصَابَ کُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ** ''جس وقت تم نے یہ کہا تو اللہ (عزوجل) کے ہر نیک بندے کو، چاہے وہ زمین میں ہو یا آسمان میں، تمہارا سلام پہنچ جاتا ہے۔ (پھر کہے) **اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ** ط

پھر اِس کے بعد نمازی جو چاہے دُعا کرے، دین کی ہو یا دُنیا کی۔ [۲]

ظہورِ اِسلام سے پہلے:

حضرت سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: **کُنَّا فِی الْجَاھِلِیَّةِ یَقُوْلُ اَنْعَمَ اللّٰہُ بِکَ عَیْنًا وَاَنْعِمْ صَبَاحًا فَلَمَّا کَانَ الْاِسْلَامُ نُھِیْنَا عَنْ ذَالِکَ** [۳] ''ہم زمانۂ جاہلیت میں کہتے تھے اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہُ الکریم) تیری آنکھ ٹھنڈی کرے اور سویرا اچھا ہو''۔ جب اِسلام آیا تو ہم اِس سے روک دیئے گئے''۔

حضرت آدم علیہ السلام کی اَولاد کا سلام:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے حضرت آدم (علیہ السلام) کو اُن کی صورت پر پیدا فرمایا

۲؎ مسلم حدیث نمبر ۴۰۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۲ ص۱۳۸، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۰ ص۴۹، بخاری جلد۲ ص۹۲۰، (حدیث نمبر ۷۳۸۱۔۶۳۲۸۔۶۲۶۵۔۶۲۳۰۔۱۲۰۲۔۸۳۵)، شرح السنة جلد۲ ص۲۷۵، مسند احمد جلد۱ ص۳۸۲۔۴۲۷، مجمع الزوائد جلد۸ ص۳۵، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۳۰۶۱۔ ۳؎ مشکوٰۃ ص۳۹۹ حدیث نمبر ۴۶۵۴، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۲۳۱، مرقاۃ جلد۸ ص۴۷۳۔

(جس شکل پر اُنہیں رہنا تھا) اُن کے قد کی لمبائی ساٹھ گز تھی (یعنی ساٹھ ہاتھ، شرعی گز ڈیڑھ فٹ کا ہوتا ہے یعنی نوے (۹۰) فٹ لمبے تھے) تو جب اُنہیں پیدا کیا گیا تو فرمایا: جاؤ، اُن لوگوں (یعنی فرشتوں) کو سلام کرو۔ فرشتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی (تو فرمایا) تم اِنہیں سلام کرنا اور سننا کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں؟ پھر وہی تمہارا اور تمہاری اَولاد کا تحیہ (یعنی سلام) ہے۔ چنانچہ آپ گئے:

فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوْا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ ''(حضرت آدم علیہ السلام نے) فرمایا: **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ** تو سب (فرشتوں) نے جواباً عرض کیا: **اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ**۔ اُنہوں نے **رَحْمَةُ اللّٰہِ** زیادہ کہا۔ پھر فرمایا: جو لوگ بھی جنت میں جائیں گے، سب حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوں گے اور جنت میں جانے والے ہر شخص کا قد ۹۰ فٹ ہوگا۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام کے بعد مخلوق کے قد کم ہوتے رہے حتی کہ اَب تک کم ہوتے رہے ہیں۔[1]

نوٹ: جوابِ سلام میں **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ** کہنا بھی جائز ہے۔

سلام پھیلاؤ:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ مکرمہ سے) مدینہ (منورہ) تشریف لائے، لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے اور کہنے لگے، اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے رسولِ (کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لائے، اللہ (عزوجل) کے رسولِ (کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لائے (تین بار کہا) تو میں بھی لوگوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے چلا۔ جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا (نورانی) چہرہ (مبارک) اَچھی طرح دیکھا تو میں پہچان گیا، یہ (نورانی) چہرہ (مبارک) جھوٹ بولنے والے کا نہیں (بلکہ درحقیقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ

[1] مشکوٰۃ ص ۳۹۷ حدیث نمبر ۴۶۲۸، بخاری جلد ۲ ص ۹۱۹ حدیث نمبر ۶۲۲۷۔ ۳۳۲۶۔ ۳۳۲۷، مسلم جلد ۲ ص ۳۸۰ حدیث نمبر ۲۸۴۱، مسند احمد جلد ۲ ص ۳۱۵، البدایہ والنہایہ جلد ۱ ص ۸۸، قرطبی جلد ۱ جز ۱ ص ۲۱۸، (اِشارہ) مصنف عبدالرزاق جلد ۱۰ ص ۳۸۴، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۳۲۷۔

کے سچے رسول ہیں ﷺ)۔ اہل اللہ کے چہروں پر ایسے انوار و برکات نمایاں ہوتے ہیں کہ دیکھنے والوں کو اُن کی تصدیق ہو جاتی ہے اور جو لوگ معرفت میں کامل ہوتے ہیں وہ چہرہ دیکھ کر جھوٹے اور سچے کی تمیز کر لیتے ہیں۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یہودیوں کے بہت بڑے عالم تھے اور تمام اگلی کتابوں میں جو آپ ﷺ کی نشانیاں آئی تھیں، اُن سے واقف تھے۔ اُنہوں نے آپ ﷺ کا چہرۂ (مبارک) دیکھ کر پہچان لیا کہ درحقیقت آخری زمانہ کے آپ ﷺ ہی وہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ ہیں جن کی بشارت حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام اور حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سب سے پہلی جو بات سنی، وہ یہ تھی: **یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ** ۵ ''اے لوگو! سلام پھیلاؤ (یعنی ایک دوسرے کو سلام کیا کرو) اور کھانا کھلاؤ، رشتوں کو جوڑو اور جب لوگ سو رہے ہوں، تو رات کو نماز پڑھو اور سلامتی کے ساتھ جنت میں جاؤ''۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی حدیث شریف میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَكُوْنُوْا اِخْوَانًا كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ** ۶ ''سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہو جاؤ جیسا کہ اللہ عزوجل نے حکم فرمایا ہے''۔

حضرت سیّدنا عبدالرحمٰن بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ** ۷ ''رحمان (یعنی اللہ

---

۵ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۹۰۷، الترغیب والترہیب جلد۳ ص ۴۲۵، شرح السنۃ جلد۲ ص ۴۶۴، مستدرک حاکم جلد۳ حدیث نمبر ۱۳۱، جلد۴ حدیث نمبر ۱۶۰، ابن ماجہ ص ۲۴۲ـ۱۳۳۴، مسند احمد جلد۵ ص ۴۵۱، ترمذی حدیث نمبر ۲۴۸۵ـ۳۲۵۱۔ ۶ ابن ماجہ ص ۲۴۲ حدیث نمبر ۳۲۵۲، مسند احمد جلد۲ ص ۱۵۶۔
۷ ابن ماجہ ص ۲۷۱، مصنف ابن ابی شیبہ جلد۶ ص ۱۴۰۔

معبودِ برحق) کی عبادت کرواور سلام پھیلاؤ''۔

سلام کی اِشاعت کرنا:

حضرت سیّدنا طفیل بن ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس جاتے اور پھر اُن کے ساتھ بازار تک جاتے تھے۔ فرماتے ہیں' جب ہم بازار جاتے تو۔

لَمْ یَمُرَّ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ عَلٰی سَقَاطٍ وَّلَا عَلٰی صَاحِبِ بَیْعَۃٍ وَّلَا عَلٰی مِسْکِیْنٍ وَّلَا عَلٰی اَحَدٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَیْہِ ''حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کسی معمولی چیزیں بیچنے والے' شاندار تجارت کرنے والے' مسکین اور کسی شخص کے پاس سے گزرتے تو اُس کو سلام کرتے''۔

حضرت سیّدنا طفیل رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گیا تو مجھ سے بازار تک چلنے کے لئے کہا۔ میں نے جواباً کہا کہ آپ بازار جا کر کرتے کیا ہیں؟ نہ تو خرید وفروخت کے لئے کسی دکان پر کھڑے ہوتے ہیں' نہ سامان کے بارے میں دریافت کرتے ہیں' نہ اُس کا بھاؤ لگاتے ہیں' نہ ہی بازار کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں' تو ہمارے ساتھ یہاں ہی بیٹھے باتیں کرلیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے جواباً فرمایا: ''**یَـا اَبَـا بَطْنٍ** (اے پیٹ والے' راوی کا پیٹ بڑا تھا) ہم (لوگوں کو) سلام (کرنے) کے لئے جاتے ہیں کہ جو ہم کو ملے ہم اُسے سلام کریں''۔ ۸ے

اِسلام میں اَچھا کام:

حضرت عبداللہ بن عَمر و رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم)

۸ے مشکوٰۃ ص ۴۰۰ حدیث نمبر ۴۶۶۴' مُوطّا اِمام مالک باب السلام حدیث نمبر ۶' البیھقی فی شعب الایمان حدیث نمبر ۸۷۹۰' مرقاۃ جلد ۸ ص ۴۸۵۔

اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرِئُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ [۹] ''کون سا اِسلام اَچھا ہے؟ (یعنی اِسلام میں کون سا عمل اَچھا ہے؟) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (۱) تم کھانا کھلاؤ اور (۲) سلام کرو' اُسے جسے پہچانو اور اُسے جسے نہ پہچانو''۔

آپس میں محبت کرنے کا طریقہ:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ [۱۰] ''تم جنت میں نہ جاؤ گے حتیٰ کہ تم مومن بن جاؤ اور مومن نہ بنو گے یہاں تک کہ آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں اِس پر راہ نمائی نہ کروں کہ جب تم وہ کرلو تو آپس میں محبت کرنے لگو؟۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' جی ہاں! یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)۔فرمایا: اپنے درمیان سلام پھیلاؤ''۔یعنی جب ایک دوسرے سے ملو تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہو۔سلام' معرفت کا اَوّلین ذریعہ ہے اور محبت کی کُنجی ہے۔ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ جب دوسرے مسلمان سے ملے تو اُس سے سلام کا منتظر نہ رہے بلکہ خود پہلے سلام کرے خواہ وہ ادنیٰ یا اعلیٰ یا ہمسر ہو کامل مومن کا یہی شیوہ ہے۔

---

[۹] مشکوٰۃ ص ۳۹۷ حدیث نمبر ۴۶۲۹' بخاری جلد ۱ ص ۶ حدیث نمبر ۱۲۔۲۸' جلد ۲ ص ۹۲۱ حدیث نمبر ۶۲۳۶' مسلم جلد ۱ ص ۴۸' ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۵۹ حدیث نمبر ۵۱۹۴' نسائی جلد ۲ ص ۲۶۷ حدیث نمبر ۵۲۰۰' ابن ماجہ ص ۲۴۲ حدیث نمبر ۳۲۵۳' مسند احمد جلد ۲ ص ۱۶۹' مرقاۃ جلد ۸ ص ۴۵۵' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۶۲' تلخیص الحبیر جلد ۴ ص ۹۳' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۶۲' شرح السنۃ جلد ۶' جلد ۲ ص ۳۳۱۔ [۱۰] مشکوٰۃ ص ۳۹۷ حدیث نمبر ۴۶۳۱' مسلم جلد ۱ ص ۵۴ (حدیث نمبر ۹۳۔۵۴)' مسند احمد جلد ۲ ص ۳۹۵۔۳۹۱' مصنّف عبدالرزاق جلد ۱۰ ص ۳۸۵' شرح السنۃ جلد ۶ ص ۳۳۰' ترمذی جلد ۲ ص ۹۸ حدیث نمبر ۲۸۶۶' ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۵۹ حدیث نمبر ۵۱۹۳' ابن ماجہ ص ۲۷۱ حدیث نمبر ۳۶۹۲' مصنّف ابن ابی شیبہ جلد ۶ ص ۱۴۰' مرقاۃ جلد ۸ ص ۴۵۷۔

جتنا لمبا سلام اُتنی زیادہ نیکیاں:

حضرت سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَرَدَّ عَلَیْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَشْرٌ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَیْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ فَرَدَّ عَلَیْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلَاثُوْنَ [۱۱] ''ایک شخص نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا، **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ** آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو جواب عطا فرمایا۔ پھر وہ شخص بیٹھ گیا تو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس۔ پھر دوسرا آدمی آیا۔ اُس نے عرض کیا: **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ** تو (نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے) جواب اِرشاد فرمایا۔ وہ شخص بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیس۔ پھر ایک اور شخص آیا، اُس نے کہا، **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ** (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) اُسے جواب اِرشاد فرمایا۔ وہ شخص بھی بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیس۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا حدیث شریف سے یہ زیادہ بیان کرتے ہیں کہ پھر ایک اور شخص آیا، اُس نے کہا: **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ وَقَالَ هٰکَذَا تَکُوْنُ الْفَضَائِلُ** [۱۲] ''**اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ** تو حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چالیس اور فرمایا: یونہی اضافہ ہوتا رہے گا''۔

---

[۱۱] مشکوٰۃ ص ۳۹۸ حدیث نمبر ۴۶۴۴، مصنّف عبد الرزاق جلد ۱۰ ص ۳۸۹، ترمذی جلد ۲ ص ۹۸ حدیث نمبر ۲۶۸۹، ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۵۹ حدیث نمبر ۱۵۹۵، مرقاۃ جلد ۸ ص ۴۶۷، مسند احمد جلد ۴ ص ۴۳۹۔۴۴۰۔ [۱۲] مشکوٰۃ ص ۳۹۸ حدیث نمبر ۴۶۴۵، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۱۹۶، مرقاۃ جلد ۸ ص ۴۶۷۔

سلام میں پہل کرنے والا:

حضرت سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلْبَادِیْ بِالسَّلَامِ بَرِیٌٔ مِنَ الْکِبْرِ [۱۳] "سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے دُور ہے (بَری ہے)"۔

یہ عمل مجرّب ہے۔ جو شخص سلام کرنے میں پہل کرتا ہے، اُس کے دِل میں عجز و اِنکساری اور نیازمندی پیدا ہوتی ہے۔ وہ انشاءاللہ مغرور و متکبر نہ ہوگا"۔

کلام سے پہلے سلام:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ [۱۴] "سلام کلام سے پہلے ہے"۔

بہتر کون؟

حضرت سیّدنا ابوایوب اَنصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ یَّلْتَقِیَانِ فَیَصُدُّ ھٰذَا وَیَصُدُّ ھٰذَا وَخَیْرُ ھُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ [۱۵] "کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑ دے (یعنی ترکِ ملاقات کرکے خفا رہے) دونوں ملیں بھی تو یہ اِدھر منہ پھیرے اور وہ اُدھر منہ پھیرے اور اُن دونوں میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے (اور ملے)"۔

---

[۱۳] مشکوٰۃ ص ۴۰۰ حدیث نمبر ۴۶۶۶، مرقاۃ جلد ۸ ص ۴۸۶، کنزالعمال حدیث نمبر ۲۵۲۶۵۔

[۱۴] مشکوٰۃ ص ۳۹۹ حدیث نمبر ۴۶۵۳، ترمذی جلد۲ ص ۹ حدیث نمبر ۲۶۹۹، مرقاۃ جلد۸ ص ۴۷۳، تلخیص الحبیر جلد۴ ص ۹۵، کنزالعمال حدیث نمبر ۲۵۲۹۱۔۲۵۲۹۰۔

[۱۵] بخاری جلد۲ ص ۹۲۱، مسلم جلد۱ ص ۳۱۵، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۹۱۱، ترمذی حدیث نمبر ۱۹۳۲، ابن ماجہ حدیث ۴۶، مسند احمد جلد۱ ص ۱۷۶، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۷ ص ۳۰۳۔

کون کس کو سلام کرے؟

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ** [۱۶] "(۱) سوار پیدل کو سلام کرے، (۲) پیدل (چلنے والا) بیٹھے کو سلام کرے اور (۳) تھوڑے زیادہ (لوگوں) کو سلام کریں"۔

اِنہی سے مروی دوسری روایت میں ہے: **یُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ وَالْمَارُّ عَلَی الْقَاعِدِ** [۱۷] "(۴) چھوٹے بڑوں کو سلام کریں اور (۵) گزرنے والے بیٹھے ہوؤں کو سلام کریں"۔

مذکورہ بالا اَحکام میں حکمت یہ ہے کہ چھوٹے کو بڑے کے سامنے تواضع اور اِنکساری کرنی چاہئے اور اُس کی تعظیم و توقیر کرے اَیسے ہی قلیل کو کثیر کے ساتھ کرنا چاہئے اِس میں بھی تواضع ہے۔ کیونکہ بڑے لوگوں کا حق عظیم تر ہوتا ہے۔ رہا سوار کا پیادہ کو سلام کرنا یہ اِس لئے کہ سوار کو اپنے سوار ہونے کے باعث تکبر نہ ہو۔ اِس لئے اِس کو تواضع کا حکم دیا گیا ہے۔ چلنے والے کا، بیٹھنے والے کو سلام کرنے کی حکمت یہ ہے کہ چلنے والا، لوگوں کے پاس آتا ہے۔ اِس لئے وہ جلدی سلام کرے تاکہ اُن کو سلامتی سے خبردار کرے اور اُس کی دُعا کے سبب وہ لوگ اُس کے شر سے اَمن میں رہیں۔

---

[۱۶] مشکوٰۃ ص ۳۹۷ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۶۳۲، بخاری جلد ۲ ص ۹۲۱ حدیث نمبر ۶۲۳۲، ترمذی جلد ۲ ص ۹۹ حدیث نمبر ۲۷۰۳، مسند احمد جلد ۲ ص ۵۱۰، دارمی جلد ۲ ص ۲۷۶، مسلم حدیث نمبر ۱۔ ۲۱۶۰، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۱۹۹، مرقاۃ جلد ۸ ص ۴۵۸، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۹ ص ۲۰۳، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۳۲۷، کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۳۲۲۔ ۲۵۳۰۶۔ ۲۵۳۰۵، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۳۳۳، مصنّف عبد الرزاق جلد ۱۰ ص ۳۸۷ حدیث نمبر ۱۹۴۴۳۔ [۱۷] مشکوٰۃ ص ۳۹۷ حدیث نمبر ۴۶۳۳، بخاری جلد ۲ ص ۹۲۱ حدیث نمبر ۶۲۳۱، مصنّف عبد الرزاق جلد ۱۰ ص ۳۸۸، ترمذی جلد ۲ ص ۱۰۰ حدیث نمبر ۲۷۰۴، ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۶۰ حدیث نمبر ۵۱۹۸، مسند احمد جلد ۲ ص ۳۱۴، مرقاۃ جلد ۸ ص ۴۵۹۔

تعلیماً چھوٹوں کو سلام:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ عَلٰی غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ [۱۸] ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند لڑکوں (بچوں) کے پاس سے گزرے اور اُنہیں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیماً) سلام فرمایا''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے قریب تر:

حضرت سیّدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰہِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ [۱۹] ''بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) سے قریب تر وہ ہے، جو سلام کرنے میں پہل کرے''۔

مومن کے مومن پر حقوق:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لِلْمُؤْمِنِ عَلَی الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ یَعُوْدُہٗ اِذَا مَرِضَ وَیَشْھَدُہٗ اِذَا مَاتَ وَیُجِیْبُہٗ اِذَا دَعَاہُ وَیُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِذَا لَقِیَہٗ وَیُشَمِّتُہٗ اِذَا عَطَسَ وَیَنْصَحُ لَہٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَھِدَ وَلَمْ اَجِدْہُ [۲۰]

''مومن کے مومن پر چھ حقوق ہیں:

(۱) جب بیمار ہو تو اُس کی مزاج پرسی (یعنی عیادت) کرے۔

---

[۱۸] مشکوٰۃ ص ۳۹۷ حدیث نمبر ۴۶۳۴، مرقاۃ جلد ۸ ص ۴۵۹، بخاری جلد ۲ ص ۹۲۴ حدیث نمبر ۶۲۴۷، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۳۳۴، مسلم جلد ۲ ص ۲۱۴ حدیث نمبر (۱۵۔۲۱۶۸)، ترمذی جلد ۲ ص ۹۹ حدیث نمبر ۲۶۹۶، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۷۵۰، مرقاۃ جلد ۸ ص ۴۵۹، ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۶۰ حدیث نمبر ۵۲۰۲۔ [۱۹] مشکوٰۃ ص ۳۹۸ حدیث نمبر ۴۶۴۶، مسند احمد جلد ۵ ص ۲۵۴، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۲۷، ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۶۰ حدیث نمبر ۵۱۹۷، ترمذی جلد ۲ ص ۹۹ حدیث نمبر ۲۶۹۴، مرقاۃ جلد ۸ ص ۴۰۸۔ [۲۰] مشکوٰۃ ص ۳۹۷ حدیث نمبر ۴۶۳۰، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۱۸۵، مسلم جلد ۲ ص ۲۱۳ حدیث نمبر (۵۔۲۱۶۲)، نسائی حدیث نمبر ۱۹۳۸، مسند احمد جلد ۲ ص ۶۸، مرقاۃ جلد ۸ ص ۴۵۶۔

(۲) جب مرجائے تو اُس کے جنازہ میں حاضر ہو۔
(۳) جب اُسے دعوت دی جائے تو قبول کرے۔
(۴) جب اُس سے ملے تو اُسے سلام کرے۔
(۵) جب چھینکے تو اُسے جواب دے اور
(۶) جب وہ غائب یا حاضر ہو تو اُس کی خیر خواہی کی جائے"۔

اِسی طرح کی ایک حدیث شریف امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے' اُس میں بھی چھ باتوں کا ذکر ہے مگر اُن میں حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف کی پہلی پانچ باتیں مشترک ہیں جبکہ چھٹی خصلت یہ بیان فرمائی ہے کہ۔ **وَيُحِبُّ لَهُ مَايُحِبُّ لِنَفْسِهٖ** [۲۱] "اور اُس کے لئے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے"۔

حضرت سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں: **نَصْرُ الضَّعِيْفِ وَعَوْنُ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارُ الْمُقْسِمِ** کا ذکر ہے۔ یعنی "ناتواں کی مدد کرنا' مظلوم کی مدد کرنا اور قسم کھانے والے کی قسم کو پورا کرنا"۔

مجلس میں آنے والا کیا کہے؟

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَالَهٗ اَنْ يَّجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقِّ مِنَ الْاٰخِرَةِ** [۲۲] "جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس تک پہنچے تو سلام کرے پھر اگر بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے پھر جب کھڑا ہو تو سلام کرے کیونکہ پہلا سلام' دوسرے سے زیادہ

[۲۱] ترمذی حدیث نمبر ۲۷۳۶' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۳۳' مسند احمد جلد ۲ ص ۶۸' مرقاۃ جلد ۸ ص ۴۶۶' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۶۴۳۔ [۲۲] مشکوٰۃ ص ۳۹۹ حدیث نمبر ۴۶۶۰' مسند احمد جلد ۲ ص ۲۳۰' ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۶۱ حدیث نمبر ۵۲۰۸' ترمذی جلد ۲ ص ۱۰۰ حدیث نمبر ۲۷۰۶' مرقاۃ جلد ۸ ص ۴۷۸' کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۳۹۴۔

حق دار نہیں''۔(یعنی دونوں سُنّت ہونے میں برابر ہیں)۔

راستوں کا حق دو:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لَا خَیْرَ فِیْ جُلُوْسٍ فِی الطُّرُقَاتِ اِلَّا لِمَنْ هَدَی السَّبِیْلَ وَ رَدَّالتَّحِیَّةَ وَغَضَّ الْبَصَرَ وَاَعَانَ عَلَی الْحُمُوْلَةِ** ۲۳ ''راستوں میں بیٹھنے میں بھلائی نہیں' سوائے اُس کے لئے جو: (۱) لوگوں کو راستہ بتلائے۔ (۲) سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دے۔ (۳) نگاہ نیچی رکھے اور (۴) کسی کو سوار کرنے میں مدد دے''۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کے مطابق (۵) مظلوم کی مدد کرنا اور (۶) گم شدہ کو (بھولے ہوئے کو) ہدایت دینا (یعنی راہ بتا دینا بھی شامل ہے)۔

راستوں میں بیٹھنے سے بچو:

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْهَا قَالَ فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّهٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَرِ** ۲۴ ''راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ لوگوں نے عرض کیا! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ہم کو وہاں بیٹھنے کے سوا چارہ نہیں' ہم

---

۲۳ مشکوٰۃ ص ۳۹۹ حدیث نمبر ۴۲۶۱' شرح السنۃ جلد ۶ ص ۳۶۵' مرقاۃ جلد ۸ ص ۳۷۹۔

۲۴ بخاری جلد ۲ ص ۹۲۰ حدیث نمبر ۶۲۵۴' قرطبی جلد ۶ جز ۱۲ ص ۱۴۸' مسلم جلد ۲ ص ۲۱۳ حدیث نمبر (۱۱۴-۲۱۲۱)' ابوداؤد حدیث نمبر ۴۸۱۵' مسند احمد جلد ۳ ص ۴۷' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۶۴۰' مرقاۃ جلد ۸ ص ۴۶۴' شرح السنۃ جلد ۶ ص ۳۶۵۔

وہاں بات چیت کرتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھنے کے سوا اگر چارہ نہ ہو تو راستہ کو اُس کا حق دو۔اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) راستہ کا حق کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (۱) نگاہ نیچی رکھنا۔(۲) تکلیف دہ چیز ہٹا دینا۔(۳) سلام کا جواب دینا۔(۴) اچھائیوں کا حکم دینا۔اور (۵) برائیوں سے روکنا"۔

گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: يَا بُنَيَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ [۲۵] "اے میرے بچے! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کرو۔اِس طرح تم پر اور تمہارے گھر والوں پر برکت ہوگی"۔

اپنے گھر میں جہاں ماں باپ اور بیوی بچے ہوں، سلام کر کے داخل ہونا چاہیے۔ اِس سے گھر میں اِتفاق اور روزی میں برکت ہوتی ہے، یہ نسخہ مجرب ہے۔بندۂ ناچیز حقیر پُر تقصیر منیر احمد یوسفی کا گھرانہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے صدقے، اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کے فضل وکرم سے اِس پر عامل ہے اور اِس کی بہت برکتیں دیکھی ہیں۔

واقعہ:

حضرت سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک شخص نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا۔اُس نے غربت اور معاشی تنگی کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: اِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَكَ فَسَلِّمْ اِنْ كَانَ فِيْهِ اَحَدٌ اَوْلَمْ يَكُنْ فِيْهِ اَحَدٌ ثُمَّ سَلِّمْ عَلَيَّ وَاقْرَاْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مَرَّةً وَّاحِدَةً [۲۶] "جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کہو خواہ کوئی

---

[۲۵] مشکوٰۃ ص ۳۹۹ حدیث نمبر ۴۶۵۲، ترمذی جلد ۲ ص ۹۹ حدیث نمبر ۲۶۹۸، مرقاۃ جلد ۸ ص ۴۷۲، کنز العمال حدیث نمبر ۱۹۹۸۱، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۴۶۰۔ [۲۶] تفسیر قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۲۵۰، تفسیر کبیر جلد ۱۶ جز ۳۲ ص ۱۷۴، کشف الاسرار جلد ۱۰ ص ۶۶۱، جلاء الافہام لابن قیم الجوزی ص ۲۵۵، الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام ص ۲۵۶، از قاضی محمد سلیمان منصور پوری۔

اُس میں ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سلام پڑھو اور ایک مرتبہ **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** پڑھو"۔

اُس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) نے اُس پر دولت کی ریل پیل کر دی یہاں تک کہ وہ اپنے ہمسایوں اور قرابت داروں کو دینے لگا۔

اِذن مانگنے سے پہلے سلام کرنا:

حضرت سیّدنا کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، کہ حضرت سیّدنا صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں دودھ یا ہرنی کا بچہ اور لکڑیاں دے کر نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے اعلیٰ حصّہ میں تھے۔ فرماتے ہیں، میں نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوا تو میں نے نہ سلام کیا اور نہ اجازت چاہی تو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِرْجِعْ فَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ءَ اَدْخُلُ؟** [۲۷] "(باہر) لوٹ جاؤ اور **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ** کہو اور اِجازت چاہو کہ کیا میں اَندر آجاؤں؟"۔ یہ واقعہ حضرت سیّدنا صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ کے اِسلام لانے کے بعد کا واقعہ ہے۔

کسی کے گھر جاتے وقت سلام کرنا:

حضرت سیّدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهٖ وَ اِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَهْلَهٗ بِسَلَامٍ** [۲۸] "جب تم کسی کے گھر میں جاؤ، تو اُس کے باشندوں کو سلام کرو اور جب نکلو تو وہاں کے باشندوں کو سلام سے وداع کہو"۔

---

[۲۷] ترمذی جلد۲ ص۱۰۰ حدیث نمبر ۲۷۰۰، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۱۷۶، مسند احمد جلد۳ ص۴۱۴، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۸ ص۳۴۰، ۳۴۰، مشکوٰۃ ص۴۰۱ حدیث نمبر ۴۶۷۱۔ [۲۸] مشکوٰۃ ص۳۹۹ حدیث نمبر ۴۶۵۱، مرقاۃ جلد۸ ص۴۷۲، کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۲۹۶، مصنف عبد الرزاق جلد۱۰ ص۳۸۹ حدیث نمبر ۱۹۴۵۰، شرح السنۃ جلد۶ ص۳۵۷۔

جماعت میں سے ایک فرد کا سلام کرنا:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' **یَجۡزِیۡ عَنِ الۡجَمَاعَةِ اِذَا مَرُّوۡا اَنۡ یُّسَلِّمَ اَحَدُهُمۡ وَیَجۡزِیۡ عَنِ الۡجُلُوۡسِ اَنۡ یَّرُدَّ اَحَدُهُمۡ** ۲۹ ''جماعت کی طرف سے یہ جائز ہے کہ اُن کی طرف سے کوئی ایک لوگوں کو سلام کر دے (اور جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہوئے سلام کیا گیا ہے) اُس جماعت میں سے کسی ایک کا جواب دے دینا (سب کی طرف سے) جائز ہے''۔

بار بار سلام کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک شخص مسجد میں داخل ہوا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک کونے میں جلوہ اَفروز تھے' اُس (آنے والے) شخص نے نماز پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن کلمات کے ساتھ جواب دیا: **وَعَلَیۡکَ السَّلَامُ** پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِرۡجِعۡ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمۡ تُصَلِّ** ''لوٹ جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی''۔ وہ گیا اور نماز پڑھی' پھر آ کر سلام عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے **وَعَلَیۡکَ السَّلَامُ** فرمایا اور دوبارہ نماز پڑھنے کا پہلے کی طرح حکم فرمایا۔ وہ گیا پھر نماز پڑھی پھر لوٹا اور سلام عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **وَعَلَیۡکَ السَّلَامُ** اور فرمایا: جاؤ نماز پڑھو' تیری نماز نہیں ہوئی۔ اُس نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مجھے نماز پڑھنا سکھائیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز سے پہلے اَچھا اور پورا وضو کیا کرو اور بڑے اِطمینان سے نماز پڑھا کرو' ہر رکن کی اَدائیگی صحیح کیا کرو۔ قیام صحیح اور رکوع کے بعد بالکل سیدھا کھڑے ہونے کے بعد سجدہ بھی اِطمینان سے کیا کرو''۔ ۳۰

---

۲۹ قرطبی جلد۳ جز۵ ص ۱۹۳' ابوداؤد جلد۲ ص ۳۶۱ حدیث نمبر ۵۲۱۰' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۶۴۸' مرقاۃ جلد۸ ص ۴۶۹۔ ۳۰ بخاری جلد۲ ص ۹۲۴' ترمذی جلد۲ ص ۹۸' ابن ماجہ ص ۱۷۲ حدیث نمبر ۱۰۶۰ مختصراً' مسند احمد ۲ ص ۴۳۷' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۲ ص ۱۵' دار قطنی جلد۱ ص ۹۳' مصنف عبدالرزاق جلد۲ ص ۳۷۰' صحیح ابنِ خزیمہ جلد۱ ص ۲۹۹۔ ۲۳۵' الترغیب والترہیب جلد۱ ص ۳۴۰۔

اِس حدیث شریف میں ایک ہی مقام پر آنے جانے پر بار بار سلام کرنے کا ذکر ہے۔ آپ ﷺ نے اُس شخص سے نماز کے لئے تو فرمایا کہ دوبارہ پڑھو کیونکہ اُس کی نماز کی اَدائیگی کا طریقہ درست نہیں تھا۔ مگر بار بار سلام پر کچھ نہیں فرمایا' بلکہ ہر بار جواب عنایت فرمایا۔ معلوم ہوا ایک جگہ بار بار آنے سے بار بار سلام کرنا طریقۂ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہے اور بار بار جواب دینا سُنّتِ مصطفیٰ کریم ﷺ ہے۔

کسی آڑ کے آجانے کے بعد سلام:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

اِذَا لَقِیَ اَحَدُ کُمْ اَخَاہُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ فَاِنْ حَالَتْ بَیْنَهُمَا شَجَرَۃٌ اَوْ جِدَارٌ اَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِیَهٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ [۳۱] ''جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو ملے تو اُسے سلام کرے پھر اگر اُن کے درمیان درخت یا دیوار یا پتھر کی آڑ ہو جائے تو اُس (آڑ کے ختم ہونے کے بعد جب دوبارہ اپنے اُسی بھائی) سے ملے تو پھر سلام کرے''۔ (یہ سلام غائب ہونے کے بعد دوبارہ ملنے پر ہے اگرچہ معمولی سی دیر کے لئے آنکھوں سے اوجھل ہوا ہے)

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا سلام کرنا:

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے' وہ فرماتے ہیں' اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **یَا عَائِشَۃُ هٰذَا جِبْرَائِیْلُ یَقْرَأُ عَلَیْکِ السَّلَامَ قَالَتْ: قُلْتُ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰهِ تَرٰی مَالَا نَرٰی**

[۳۱] مشکوٰۃ ص ۳۹۹ حدیث نمبر ۴۶۵۰' تلخیص الحبیر جلد۴ ص ۹۳' ابوداؤد جلد۲ ص ۳۶۰' تلخیص الحبیر جلد۴ ص ۹۳' کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۲۹۸' مرقاۃ جلد۸ ص ۴۷۱۔

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ۳۲؎ ”اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) یہ (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) ہیں، تمہیں سلام کرتے ہیں۔ (حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فرماتی ہیں، میں نے جواب دیا، **وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ** اور عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ ﷺ اُن چیزوں کو دیکھتے ہیں جن کو ہم نہیں دیکھتے“۔ (حضرت نعمان اور یونس علیہما الرحمہ کی روایات میں **وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ** کے بعد **وَبَرَکَاتُہٗ** کے اَلفاظ بھی ہیں)۔

اَزواجِ مطہّرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے رَحمت بھرا سلوک:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُکُمْ فَادْعُوْہُ** ۳۳؎ ”تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لئے اَچھا ہو اور میں تم سب میں سے اپنے اہل وعیال کے لئے سب سے اَچھا ہوں۔ جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو اُس کے متعلق (بُری باتیں کرنا) چھوڑ دو“۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِلنِّسَآءِ** ۳۴؎

۳۲؎ بخاری جلد۲ ص ۹۲۳، شرح السنۃ جلد۶ ص ۳۳۷، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۶۸۷، مرقاۃ جلد۱۱ ص ۳۳۱، مجمع الزوائد جلد۸ ص ۳۳، جلد۹ ص ۲۴۳، مسلم حدیث نمبر ۹۱۔۲۴۴۷، نسائی حدیث نمبر ۳۹۵۳، مسند احمد جلد۶ ص ۱۱۷، دارمی جلد۲ ص ۲۷۷، ترمذی جلد۲ ص ۹۹ حدیث نمبر ۳۸۸۱، ابن ماجہ ص ۲۷۱ حدیث نمبر ۵۲۰۰۔ ۳۳؎ ترمذی حدیث نمبر ۳۸۹۵، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۹۷۷، دارمی جلد۲ ص ۱۵۹، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۷ ص ۴۶۸، مجمع الزوائد جلد۴ ص ۳۰۳، جلد۹ ص ۱۷۴، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۹ ص ۳۶۳، ابن حبان حدیث نمبر ۱۳۱۵، ۱۳۱۲، الترغیب والترہیب جلد۳ ص ۴۹، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۲۵۳، ۳۲۵۲، مرقاۃ جلد۶ ص ۳۶۸، مستدرک حاکم جلد۳ حدیث نمبر ۳۱۱، کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۹۴۳۔ ۴۴۹۸۹۔ ۴۴۹۴۱۔ ۳۴؎ کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۹۴۲۔ ۴۴۹۹۰، الترغیب والترہیب جلد۳ ص ۴۹۔

''تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو (اپنی) عورتوں کے لئے اچھا ہے''۔

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ ہر ایک شوہر کے لئے فرمایا کرتے تھے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی بیوی یا بیویوں کے ساتھ خوش مزاج ہو۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ جب گھر میں داخل ہوتے تو **اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ** خود فرمایا کرتے تھے اور رات کے وقت سلام اَیسی آہستگی سے فرماتے کہ بیوی جاگتی ہو تو سن لے اور سوگئی ہو تو جاگ نہ پڑے۔ ۳۵

عورتوں کو سلام:

حضرت سیّدنا جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَرَّ عَلٰی نِسْوَۃٍ فَسَلَّمَ عَلَیْھِنَّ** ۳۶ ''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ عورتوں کے پاس سے گزرے' تو اُنہیں سلام فرمایا''۔

نوٹ: اَجنبی عورتوں کو سلام کرنا' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے خصائص میں سے ہے کہ وہاں فتنہ کا خطرہ نہیں۔ دوسرے مسلمان خصوصاً نوجوان مرد' اَجنبی نوجوان عورتوں کو ہرگز سلام نہ کریں اور نہ اُن کے سلام کا جواب دیں کہ یہ سلام شر اور فتنہ کی اِبتداء بن سکتا ہے۔

حضرت اَسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: **مَرَّ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ نِسْوَۃٍ فَسَلَّمَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ** ۳۷ ''عورتوں کے پاس سے رسول اللہ ﷺ گزرے' (فرماتی ہیں' میں اُن چند عورتوں میں تھی) تو حضور ﷺ نے ہم (سب کو) سلام فرمایا''۔

سلام نہ کرنے والا بخیل:

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک شخص نبی کریم رؤف

۳۵ رحمۃ للعالمین جلد۲ ص۱۴۲ (چھاپہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور)۔ ۳۶ شرح السنۃ جلد۶ ص۳۳۵' مسند احمد ص۴۵۷' مشکوٰۃ ص۳۹۹ حدیث نمبر۴۶۴۷' مرقاۃ جلد۸ ص۴۶۸۔ ۳۷ مشکوٰۃ ص۴۰۰ حدیث نمبر۴۶۶۳' ترمذی جلد۲ ص۹۹' ابوداؤد جلد۲ ص۳۶۰ حدیث نمبر۵۲۰۴' ابن ماجہ حدیث نمبر۳۷۰۱' مرقاۃ جلد۸ ص۴۸۴۔

ورحیم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا' عرض کیا' فلاں شخص کی کھجور کی شاخ میرے باغ میں ہے۔ اُس کی شاخ مجھے بہت اذیت دیتی ہے تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُسے کہلا بھیجا کہ:

اَنْ بِعْنِیْ عَذْقَکَ قَالَ لَا قَالَ فَھَبْ لِیْ قَالَ لَا قَالَ فَبِعْنِیْہِ بِعَذْقٍ فِی الْجَنَّۃِ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا رَاَیْتُ الَّذِیْ ھُوَ اَبْخَلُ مِنْکَ اِلَّا الَّذِیْ یَبْخَلُ بِالسَّلَامِ ۳۸؎ "(فرمایا) میرے ہاتھ اپنی یہ شاخ فروخت کردے' وہ بولا نہیں' فرمایا: تو مجھے ہبہ کردے۔ بولا نہیں۔ فرمایا: تو اِسے میرے ہاتھ جنت کے درخت کے عوض بیچ دے' بولا نہیں' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اَیسا شخص نہیں دیکھا جو تجھ سے زیادہ بخیل ہو' سوائے اُس کے جو سلام میں بخل کرے"۔

کسی کا سلام آنے پر کیسے جواب دیا جائے؟:

حضرت غالب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا۔ کہنے لگا' میرے والد نے میرے دادا سے حدیث بیان کی ہے' فرمایا: مجھے میرے والدِ گرامی نے فرمایا: حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں جاؤ اور آپ ﷺ سے میرا سلام کہو۔ فرماتے ہیں' میں آپ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: **اَبِیْ یَقْرَئُکَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَبِیْکَ السَّلَامُ** ۳۹؎ "میرے والدِ (گرامی) آپ ﷺ کو سلام عرض کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر اور تیرے باپ پر سلام ہو"۔ (مطلب یہ ہے کہ جب کسی کا سلام آئے تو جواب میں کہنا چاہیے'

۳۸؎ مشکوٰۃ ص ۴۰۰' حدیث نمبر ۴۶۶۶' مرقاۃ جلد ۸ ص ۴۸۶۔ ۳۹؎ مشکوٰۃ ص ۳۹۹ حدیث نمبر ۴۶۵۵' مرقاۃ جلد ۸ ص ۴۷۴' ابوداؤد حدیث نمبر ۵۲۲۷۔ ۵۲۳۱' مسند احمد جلد ۵ ص ۳۶۶' السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۶ ص ۳۶۱' قرطبی جلد ۳ جز ۵ حدیث نمبر ۳۰۱' کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۲۳۰۔

وَعَلَیْکُمْ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ)

مخلوط اِجتماع میں سلام:

حضرت سیّدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِیْہِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُشْرِکِیْنَ عَبْدَۃَ الْاَوْثَانِ وَالْیَھُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ۔[۴۰] ''رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس پر گزرے جس میں مسلمان، مشرکین، بت پرست اور یہود مخلوط لوگ موجود تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں سلام فرمایا''۔ (اور نیّت مسلمانوں کی فرمائی۔)

نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ اور دَرس:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، یہود کی ایک جماعت نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اَقدس میں حاضری کی اِجازت چاہی (جب اِجازت ملی) تو اُنہوں نے کہا: اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ ''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر موت ہو''۔ فرماتی ہیں، میں نے کہا: بَلْ عَلَیْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَۃُ ''بلکہ تم پر موت اور لعنت ہو''۔ (فرماتی ہیں) تو رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک) اللہ تعالیٰ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہُ الکریم) رحیم ہے اور ہر کام میں نرمی پسند فرماتا ہے''۔ تو میں نے عرض کیا، کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا نہیں، جو اِن لوگوں نے کہا؟ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: میں نے (جو جواب میں) کہا: وَعَلَیْکُمْ (اور تم پر) کیا یہ تم نے نہیں سنا؟ [۴۱]

---

[۴۰] مشکوٰۃ ص ۳۹۸ حدیث نمبر ۴۶۳۹، بخاری جلد ۲ ص ۹۲۴ حدیث نمبر ۶۲۵۴، مصنف عبدالرزاق جلد ۵ ص ۴۹۰، مسند احمد جلد ۵ ص ۲۰۳، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۳۴۱، ترمذی جلد ۲ ص ۹۹ حدیث نمبر ۲۷۰۲۔ [۴۱] مشکوٰۃ ص ۳۹۸ حدیث نمبر ۴۶۳۸، بخاری جلد ۲ ص ۹۴۶ حدیث نمبر ۶۴۰۱۔۶۰۳۰، مسلم جلد ۲ ص ۲۱۴ حدیث نمبر (۱۰۔۲۱۶۵)، ترمذی جلد ۲ ص ۹۹ حدیث نمبر ۲۷۰۱۔

اُنہی سے مروی دوسری روایت میں ہے وہ یہود بولے **اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ** تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **وَعَلَیْکُمْ** اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے کہہ دیا۔ **اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ وَلَعَنَکُمُ اللّٰہُ وَغَضِبَ عَلَیْکُمْ** ''تم پر موت ہو، تم پر اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) کی لعنت ہو اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) تم پر غضب فرمائے''۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! **عَلَیْکِ بِالرِّفْقِ ، وَاِیَّاکِ وَالْعَنْفَ وَالْفُحْشَ** ''ٹھہرو، نرمی لازم کرو اور سختی اور فحش سے بچو''۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا، آپ ﷺ نے سنا نہیں جو اُنہوں نے کہا، فرمایا: کیا تم نے یہ سنا جو میں نے کہا؟ **رَدَدْتُّ عَلَیْهِمْ فَیُسْتَجَابُ لِیْ فِیْهِمْ وَلَا یُسْتَجَابُ لَهُمْ فِیَّ** ۴۲ ''میں نے اُن پر ہی لوٹا دیا۔ تو میری دُعا اُن کے بارے میں قبول ہوگی مگر اُن کی دُعا میرے بارے میں قبول نہ ہوگی''۔

غیر مسلموں کو سلام کرنے میں پہل نہیں کرنی چاہیے:

حضرت سیّدنا عبد الرحمٰن جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اِنِّیْ رَاکِبٌ غَدًا اِلَی الْیَهُوْدِ فَلَا تَبْدَءُوْهُمْ بِالسَّلَامِ، فَاِذَا سَلَّمُوْا عَلَیْکُمْ فَقُوْلُوْا وَعَلَیْکُمْ** ۴۳

''میں کل سوار ہو کر یہودیوں کے پاس جاؤں گا تو تم اُن کو سلام کرنے میں پہل نہ کرنا۔ جب وہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں تم **وَعَلَیْکُمْ** کہو''۔

غیر مسلموں سے اندازِ سلام:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

۴۲ مشکوٰۃ ص ۳۹۸، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۳۳۹، بخاری جلد ۲ ص ۹۴۷، مسلم جلد ۲ ص ۲۱۴۔
۴۳ ابن ماجہ ص ۲۷۱، حدیث نمبر ۳۶۹۹، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۶ ص ۱۴۲، مرقاۃ جلد ۸ ص ۴۶۳۔

اِذَا سَلَّمَ عَلَيۡكُمُ الۡيَهُوۡدُ فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ اَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيۡكَ فَقُلۡ وَعَلَيۡكَ ۴۴؎ "جب تمہیں یہودی سلام کرتے ہیں تو اُن میں سے ہر ایک کہتا ہے: اَلسَّامُ عَلَيۡكَ "تم پر موت پڑے"۔ تو تم بس اِتنا کہو وَعَلَيۡكَ اور "تم پر"۔

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا سَلَّمَ عَلَيۡكُمۡ اَهۡلُ الۡكِتَابِ فَقُوۡلُوۡا وَعَلَيۡكُمۡ ۴۵؎ "جب تمہیں اہلِ کتاب سلام کریں تو تم کہہ دو: وَعَلَيۡكُمۡ اور تم پر۔"

یہود ونصاریٰ کی طرح سلام نہ کریں:

حضرت عَمرو بن شعیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے، وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَيۡسَ مِنَّا مَنۡ تَشَبَّهَ بِغَيۡرِنَا لَا تَشَبَّهُوۡا بِالۡيَهُوۡدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَاِنَّ تَسۡلِيۡمَ الۡيَهُوۡدِ الۡاِشَارَةُ بِالۡاَصَابِعِ وَتَسۡلِيۡمَ النَّصَارٰى الۡاِشَارَةُ بِالۡاَكُفِّ ۴۶؎ "وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیروں سے مشابہت کرے، تم نہ تو یہود کی مشابہت کرو اور نہ نصاریٰ سے۔ یہود کا سلام اُنگلیوں سے اِشارہ ہے اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلیوں سے اِشارہ ہے"۔

یعنی اِشارہ سے سلام کرنا، منہ سے کچھ نہ کہنا، یہود و نصاریٰ کا سلام ہے۔ مسلمان

۴۴؎ مشکوٰۃ ص ۳۹۸ حدیث نمبر ۴۶۳۶، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۳۳۹، بخاری جلد ۲ ص ۹۲۵ حدیث نمبر ۶۲۵۷، مسلم جلد ۲ ص ۲۱۳ حدیث نمبر (۸۔۲۱۶۴)، ابو داؤد جلد ۲ ص ۳۶۱ حدیث نمبر ۵۲۰۶، مسند احمد جلد ۲ ص ۹۔ ۴۵؎ مشکوٰۃ ص ۳۹۸ حدیث نمبر ۴۶۳۷، ابن ماجہ ص ۲۷۱ حدیث نمبر ۳۶۹۷، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۸ ص ۴۴۲، ابو داؤد جلد ۲ ص ۳۶۱ حدیث نمبر ۵۲۰۷، مسند احمد جلد ۳ ص ۹۹، بخاری جلد ۲ ص ۹۲۵ حدیث نمبر ۶۲۵۸، ترمذی حدیث نمبر ۳۳۰۱، کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۲۹۷، مسلم جلد ۲ ص ۲۱۳ حدیث نمبر (۶۔۲۱۶۳)۔ ۴۶؎ مشکوٰۃ ص ۳۹۹ حدیث نمبر ۴۶۳۹، ترمذی جلد ۲ ص ۹۹ حدیث نمبر ۲۶۹۵، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۳۸، مسند احمد جلد ۲ ص ۴۹۹، کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۳۳۳، الترغیب الترہیب جلد ۳ ص ۴۳۴، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۳۳۶۔

یا تو زبان سے سلام کریں یا اِشارہ کے ساتھ منہ سے بھی بولیں تاکہ اِسلامی اور غیر اِسلامی سلام میں فرق ہوجائے۔ صرف سر جھُکا دینا یا سر یا آنکھوں سے اِشارہ کر دینا، سلام کے لئے کافی نہیں ہے۔ سلام کے وقت جھکنا ممنوع ہے۔ تاحدِّ رکوع ہوتو حرام ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

کبائر میں مبتلا شخص کو سلام کرنے کی ممانعت:

حضرت اِمام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب الادب میں باب مقرر کیا ہے:

بَابُ مَنْ لَّمْ يُسَلِّمْ عَلٰى مَنِ اقْتَرَفَ ذَنْبًا وَّلَمْ يَرُدَّ سَلَامَه، حَتّٰى تَتَبَيَّنَ تَوْبَتُهٗ وَاِلٰى مَتٰى تَتَبَيَّنُ تَوْبَةُ الْعَاصِىْ؟ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَّلَا تُسَلِّمُوْا عَلٰى شَرَبَةِ الْخَمْرِ [۴۷] ''باب گناہ کرنے والے کو نہ سلام کرنا، اور نہ ہی اُس کا جواب دینا۔ جب تک اُس کی توبہ قبول نہ ہوجائے۔ اِس باب میں یہ بھی بیان ہے کہ توبہ کب تک معلوم ہوسکتی ہے؟ اور حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شراب پینے والوں کو سلام نہ کرو''۔

مسئلہ: سلام کا جوب فوراً دینا چاہیئے اگر تاخیر سے جواب دیا تو وہ جواب نہ ہوگا اور گنہگار رہوگا۔

مسئلہ: سلام اِتنا بلند آواز سے کہا جائے کہ جس کو سلام کہنا ہے وہ سن لے اِس سے کم جائز نہیں۔

مسئلہ: اگر گونگے کو سلام کہے تو سلام کے ساتھ اِشارہ بھی کرے تاکہ اَفہام حاصل ہوجائے، ورنہ جواب کا مستحق نہ ہوگا۔ یہی حال بہرے کا ہے۔ اگر گونگے کو سلام کیا اور اُس نے ہاتھ کے اِشارہ سے جواب دیا تو اِس سے فرض ساقط ہوجائے گا۔ اِسی طرح اگر گونگے نے ہاتھ کے اِشارے سے سلام کیا تو جواب کا مستحق ہوجاتا ہے''۔ [۴۸]

---

[۴۷] بخاری جلد۲ ص ۹۲۵۔ [۴۸] ماخوذ از تفہیم البخاری جلد۹ ص ۴۸۸۔

کافر، گمراہ، فاسق اور اِستنجا کرتے مسلمان کو سلام نہ کریں۔ جو شخص خطبہ، یا تلاوتِ قرآنِ مجید یا حدیث شریف یا مذاکرہ علم یا اَذان یا تکبیر میں مشغول ہو، اِس حال میں اُس کو سلام نہ کیا جائے۔ اور اگر کوئی سلام کرے تو اُن پر جواب دینا لازم نہیں۔ جو شخص شطرنج، چوسر، تاش اور گنجفہ وغیرہ کوئی ناجائز کھیل کھیل رہا ہو یا گانے بجانے میں مشغول ہو یا پاخانہ یا غسل خانہ میں ہو یا برہنہ ہو اُس کو سلام نہ کیا جائے۔

مسئلہ: جب اپنے گھر میں داخل ہوں تو بیوی کو سلام کریں برصغیر پاک و ہند میں یہ بڑی غلط رسم ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے سلام سے محروم رہتے ہیں حالانکہ دونوں کے بڑے گہرے تعلقات ہوتے ہیں۔ ۴۹

مسئلہ: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہل کو سلام کرے اور اُن لوگوں کو جو مکان میں ہوں بشرطیکہ اُن کے دین میں خلل نہ ہو۔

مسئلہ: اگر خالی مکان میں داخل ہو جہاں کوئی نہیں ہے تو کہے: **اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ۵ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الْبَیْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَبَرَکَاتُہٗ** حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مکان سے یہاں مسجدیں مراد ہیں۔ حضرت اِمام نخعی علیہ الرحمہ نے کہا کہ جب مسجد میں کوئی نہ ہو تو کہے **اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ** (شفا شریف) حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ نے شرح شفا میں لکھا ہے کہ اہلِ اِسلام کے گھروں میں روحِ اَقدس جلوہ فرما ہوتی ہے۔ ۵۰

مسئلہ: اہلِ مجلس پر سلام کیا اُن میں کسی نابالغ عاقل نے جواب دے دیا تو یہ جواب کافی ہے اور بڑھیا نے جواب دیا، یہ جواب بھی ہو گیا۔ جوان عورت یا مجنون یا ناسمجھ بچہ نے جواب دیا، یہ ناکافی ہے۔ ۵۱

مسئلہ: سائل نے دروازہ پر آکر سلام کیا اُس کا جواب دینا واجب نہیں۔ کچہری

---

۴۹ خزائن العرفان زیرِ آیت نمبر ۸۸ النسآء حاشیہ نمبر ۲۳۱۔ ۵۰ خزائن العرفان۔ ۵۱ الدر المختار جلد ۹ ص ۶۸۳۔

میں قاضی جب اِجلاس کر رہا ہو' اُس کو سلام کیا گیا قاضی پر جواب دینا واجب نہیں۔ لوگ کھانا کھا رہے ہوں اُس وقت کوئی آیا تو سلام نہ کرے' ہاں اگر یہ بھوکا ہے اور جانتا ہے کہ اُسے وہ لوگ کھانے میں شریک کر لیں گے تو سلام کر لے۔ ۵۲ یہ اُس وقت ہے کہ کھانے والے کے منہ میں لقمہ ہے اور وہ چبا رہا ہے کہ اُس وقت وہ جواب دینے سے عاجز ہے اور اَبھی کھانے کے لئے بیٹھا ہے یا کھا چکا ہے تو سلام کر سکتا ہے کہ اَب وہ عاجز نہیں۔ ۵۳

<u>مسئلہ:</u> مرد اور عورت کی ملاقات ہو تو مرد عورت کو سلام کرے اور اگر عورت اجنبیہ نے مرد کو سلام کیا اور وہ بوڑھی ہو تو اِس طرح جواب دے کہ وہ بھی سنے اور وہ جوان ہو تو اِس طرح جواب دے کہ وہ نہ سنے۔ ۵۴

<u>مسئلہ:</u> جو شخص علانیہ فسق کرتا ہو اُسے سلام نہ کرے کسی کے پڑوس میں فساق رہتے ہیں' مگر اُن سے یہ اگر سختی برتتا ہے تو وہ اِس کو زیادہ پریشان کریں گے اور نرمی کرتا ہے اُن سے سلام کلام جاری رکھتا ہے تو وہ اِیذا پہنچانے سے باز رہتے ہیں تو اُن کے ساتھ ظاہری طور پر میل جول رکھنے میں یہ معذور ہے۔ ۵۵

<u>مسئلہ:</u> جو لوگ شطرنج کھیل رہے ہوں اُن کو سلام کیا جائے یا نہ کیا جائے' جو علماء سلام کرنے کو جائز فرماتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں: کہ سلام اِس مقصد سے کرے کہ اُتنی دیر تک کہ وہ جواب دیں گے' کھیل سے باز رہیں گے۔ یہ سلام اُن کو معصیّت سے بچانے کے لئے ہے' اگر چہ اُتنی ہی دیر تک سہی۔ جو فرماتے ہیں کہ سلام کرنا ناجائز ہے اُن کا مقصد زجر و توبیخ ہے کہ اِس میں اُن کی تذلیل ہے۔ ۵۶

<u>مسئلہ:</u> کسی سے کہہ دیا کہ فلاں کو میرا سلام کہہ دینا اُس پر سلام پہنچانا واجب ہے اور

---

۵۲ الفتاویٰ الخانیہ کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی التسبیح والتسلیم جلد۲ص ۳۷۷۔ ۵۳ ردالمختار جلد۹ص ۶۸۵۔ ۵۴ الفتاویٰ خانیہ جلد۲ص ۳۷۷۔ ۵۵ الفتاویٰ الھندیہ کتاب الکراھیۃ' الباب السابع فی السلام جلد۵ص ۳۲۶۔ ۵۶ الفتاویٰ الھندیۃ کتاب الکراھیۃ' الباب السابع فی السلام جلد۵ص ۳۲۶۔

جب اُس نے سلام پہنچایا تو جواب یوں دے کہ پہلے اُس پہنچانے والے کو اُس کے بعد اُس کو جس نے سلام بھیجا ہے یعنی یہ کہے وَعَلَیْکَ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ۔ ۵۷

یہ سلام پہنچانا اُس وقت واجب ہے جب اُس نے اُس کا اِلتزام کرلیا ہو یعنی کہہ دیا ہو کہ ہاں تمہارا سلام کہہ دوں گا کہ اُس وقت یہ سلام اُس کے پاس اَمانت ہے جو اُس کا حقدار ہے اُس کو دینا ہی ہوگا ورنہ یہ بمنزلہ ودیعت ہے کہ اِس پر یہ لازم نہیں کہ سلام پہنچانے وہاں جائے۔ اِسی طرح حاجیوں سے لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے دربارِ گوہر بار میں میرا سلام عرض کردینا یہ سلام بھی پہنچانا واجب ہے۔ ۵۸

مسئلہ: سلام کی میم کو ساکن کہا یعنی سلامْ علیکم' جیسا کہ اکثر جاہل اِسی طرح کہتے ہیں یا سلامُ علیکم میم کے پیش کے ساتھ کہا' ان دونوں صورتوں میں جواب واجب نہیں کہ یہ مسنون سلام نہیں ہے۔ ۵۹

مسئلہ: سلام اِتنی آواز سے کہے کہ جس کو سلام کیا ہے وہ سن لے اور اگر اِتنی آواز نہ ہو تو جواب دینا واجب نہیں' جوابِ سلام میں بھی اُتنی آواز ہو کہ سلام کرنے والا سن لے اور اِتنا آہستہ کہا کہ وہ سن نہ سکا تو واجب ساقط نہ ہوا اور اگر وہ بہرا ہے تو اُس کے سامنے ہونٹ کو جنبش دے کہ اُس کی سمجھ میں آجائے کہ جواب دے دیا۔ چھینک کے جواب کا بھی یہی حکم ہے۔ ۶۰

مسئلہ: اُنگلی یا ہتھیلی سے سلام کرنا ممنوع ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ''اُنگلیوں سے سلام کرنا یہودیوں کا طریقہ ہے اور ہتھیلی سے اِشارہ کرنا نصاریٰ کا''۔ ۶۱

مسئلہ: بعض لوگ سلام کے جواب میں ہاتھ یا سر سے اِشارہ کردیتے ہیں' بلکہ بعض

---

۵۷ ردالمحتار جلد۹ ص ۶۸۵۔ ۵۸ الدرالمختار وردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع جلد۹ ص ۶۸۶۔ ۵۹ ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع جلد۹ ص ۶۸۶۔ ۶۰ البزازیہ کتاب الکراھیۃ نوع فی السلام جلد۶ ص ۳۵۵۔ (ھامش الفتاویٰ الھندیہ)۔ ۶۱ جامع الترمذی اَبْوَابُ الْاِسْتِئْذَانِ وَالْاٰدَابِ بَابُ فِیْ کَرَاھِیَۃِ اِشَارَۃِ الْیَدِ فِی السَّلَامِ الحدیث ۲۶۹۵ جلد۲ ص ۹۹۔

صرف آنکھوں کے اِشارہ سے جواب دیتے ہیں یوں جواب نہیں ہوا' اِن کو منہ سے جواب دینا واجب ہے۔

مسئلہ: اِس دَور میں کئی طرح کے سلام لوگوں نے اِیجاد کر لئے ہیں۔ اُن میں سب سے بُرا یہ ہے کہ جو بعض لوگ کہتے ہیں بندگی عرض یہ لفظ ہر گز نہ کہا جائے۔ بعض لوگ آداب عرض کہتے ہیں' اگر چہ اس میں اتنی برائی نہیں مگر سُنّت کے خلاف ہے۔ بعض لوگ تسلیم یا تسلیمات عرض کہتے ہیں' اِس کو سلام کہا جا سکتا ہے کہ یہ سلام ہی کے معنی میں ہے۔

بعض کہتے ہیں سلام۔ اِس کو بھی سلام کہا جا سکتا ہے قرآنِ مجید میں ہے کہ ملائکہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ **فَقَالُوا سَلٰمًا** [۶۲] اُنہوں نے آ کر سلام کہا' اِس کے جواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی سلام کہا یعنی اگر کسی نے کہا سلام تو سلام کہہ دینے سے جواب ہو جائے گا۔

مسئلہ: کسی کے نام کے ساتھ علیہ السلام کہنا یہ اَنبیاء و ملائکہ علیہم السّلام کے ساتھ خاص ہے' مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اور فرشتہ کے سوا کسی دوسرے کے نام کے ساتھ یوں نہ کہا جائے۔

مسئلہ: اکثر جگہ یہ طریقہ ہے کہ چھوٹا جب بڑے کو سلام کرتا ہے تو بڑا جواب میں کہتا ہے' جیتے رہو۔ یہ سلام کا جواب نہیں ہے' بلکہ یہ جواب جاہلیت میں کفّار دیا کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے **حَیَّاکَ اللّٰہُ**۔ اِسلام نے یہ بتایا کہ جواب میں وعلیکم السّلام کہا جائے۔

مسئلہ: بعض لوگ کسی سے ملاقات کرنے کے بعد جب جانے کا اِرادہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں ''اَچھا جی فیر چلئے'' اَیسا کہنے کی بجائے **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ** کہنا چاہیے

ٹیلیفون یا موبائل سے کال کرنے اور سننے والے

عام طور پر ہیلو سے بات شروع کرتے ہیں اِس کی بجائے ہر سننے والے یا کال کرنے والے شخص کو **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ** کہنا چاہیے۔

---

[۶۲] پارہ ۱۴' الحجر: ۵۲۔

مصافحہ

''مصافحہ'' ص ف ح (صفح) سے بنا ہے جس کے معنی ہیں کشادگی و چوڑائی۔ اِن معنوں میں دروازے کے تختوں کو ''صَفَائِحُ الْبَابُ'' کہتے ہیں اور تلوار کی چوڑائی کو ''صُفُحُ السَّیْفِ'' کہتے ہیں۔ ''مصافحہ'' کے معنی ہیں، ہاتھ کی چوڑائی یعنی ''ایک کی ہتھیلی کو دوسرے کی ہتھیلی سے ملانا''۔ [۱] فقط اُنگلیوں کے چھونے سے مصافحہ نہیں ہوتا۔ [۲]

مصافحہ کا آغاز:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب یمن کے لوگ (مدینہ منورہ) آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **قَدْ جَآءَ کُمْ اَهْلُ الْیَمَنِ وَهُمْ اَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ** ''تمہارے پاس یمن کے لوگ آئے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مصافحہ شروع کیا''۔ [۳]

طریقہء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں مصافحہ کا دستور تھا؟ فرمایا: ہاں! [۴] اِنہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم **اِذَا تَلاَقُوْا تَصَافَحُوْا** ''جب ملتے تھے مصافحہ کرتے تھے''۔ [۵]

---

[۱] مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ ص ۳۵۴۔ [۲] بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۰۳، چھاپہ خانہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور۔ [۳] ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۶۱، کتاب الاذکار ص ۲۲۷۔ [۴] بخاری جلد ۲ ص ۹۲۶، مشکوٰۃ ص ۴۰۰، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۳۴، کتاب الاذکار ص ۲۲۷، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۳۵۳۔ [۵] مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۳۶، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۳۳۔

ملاقات کے آداب:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا جب کوئی بندہ اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اُس کے لئے جھکے فرمایا نہیں! عرض کیا اُس سے لپٹ جائے اور اُسے چومے۔ فرمایا: نہیں، عرض کیا: **اَفَیَاخُذُ بِیَدِہٖ وَیُصَافِحُہٗ** ''کیا اُس کا ہاتھ پکڑے اور اُس سے مصافحہ کرے؟''۔ فرمایا: ہاں! [۶]

ابنِ ماجہ میں ہے ''کیا ایک دوسرے کے لئے (ملاقات کے وقت) جھکیں؟ فرمایا: نہیں۔ **وَلٰکِنْ تَصَافَحُوْا** ''بلکہ مصافحہ کرو''۔ [۷]

نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مقدس:

نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک یہ تھا کہ کسی سے ملنے کے وقت ہمیشہ پہلے خود سلام ومصافحہ فرماتے، کوئی شخص جھک کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کان مبارک میں بات عرض کرتا تو اُس وقت تک (یعنی کسی سے ہاتھ ملاتے تو) جب تک وہ خود نہ چھوڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود منہ نہ ہٹاتے۔ مصافحہ میں بھی یہی معمول تھا یعنی کسی سے ہاتھ ملاتے تو جب تک وہ خود نہ چھوڑ دے اُس کا ہاتھ نہ چھوڑتے۔ مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو آپ کے زانوں مبارک کبھی ہم نشینوں سے آگے نہ نکلے ہوئے ہوتے۔ (ابوداؤد، ترمذی، سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلد۲ص ۲۷۷)۔

سلام سے پہلے مصافحہ نہیں:

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **اِذَا لَقِیَ اَصْحَابَہٗ لَمْ یُصَافِحْھُمْ حَتّٰی یُسَلِّمَ عَلَیْھِمْ** [۸] ''جب صحابہ کرام

---

[۶] مشکوٰۃ ص ۴۰۱، شرح السنۃ جلد۶ ص ۳۵۴، مسند احمد جلد۳ ص ۱۹۸۔ [۷] ابن ماجہ ص ۲۷۱، ترمذی جلد۲ص ۱۰۲، مشکوٰۃ ص ۴۰۱۔ [۸] مجمع الزوائد جلد۸ص ۳۶۔

سے ملتے تو اُس وقت تک مصافحہ نہیں کرتے تھے جب تک اُنہیں سلام نہیں فرما لیتے تھے۔ (یعنی مصافحہ سے پہلے السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرماتے)

دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا:

حضرت اِمام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف میں **کِتَابُ الْاِ سْتِیْذَانِ** (کتاب اِذن مانگنے کی) میں باب باندھا ہے۔ **بَا بُ الْاَ خْذِ بِالْیَدَیْنِ وَصَافَحَ حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ ابْنَ الْمُبَارَکِ بِیَدَ یْهِ** [9] ’’باب مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا۔ حماد بن زید نے عبداللہ بن مبارک سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا‘‘۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم نے مجھے تشہد سکھلایا جیسے قرآنِ مجید میں سے کوئی سورت سکھاتے ہیں (جب آپ مجھے تشہد سکھاتے تھے تو) اِس طرح کہ میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا اور حضرت کعب بن مالک نے کہا میں مسجد میں داخل ہوا، دیکھا تو رسول اللہ وہاں موجود ہیں۔ **فَقَامَ اِلٰی طَلْحَةَ بَنِ عُبَیْدِاللّٰہِ یُھَرْوِلُ فَصَافَحَنی وَھَنَّأَنِیْ** [9] اس وقت حضرت طلحہ بن عبیداللہ دوڑتے ہوئے (سب لوگوں سے پہلے اُٹھے) اور مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے (توبہ قبول ہونے کی) مبارک باد دی۔ [9]

مصافحہ کے وقت اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد:

حضرت برّاء بن عازب سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم نے فرمایا: **اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَان فَتَصَا فَحَاوَ حَمِدَ اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَاہُ غُفِرَ لَھُمَا** [10] ’’جب دو مسلمان ملیں تو مصافحہ کریں‘ اللہ تبارک وتعالیٰ

---

[9] بخاری جلد۲ ص ۹۲۶۔ تیسیر الباری جلد۸ ص ۱۷۹۔۱۷۸۔ [10] مشکوٰۃ ص ۴۰۱‘ ابوداؤد جلد۲ ص ۳۶۱‘ السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۷ ص ۹۹‘ کتاب الاذکار ص ۲۲۸۔۱۷۸‘ کتاب السنی ص ۳۷‘ حدیث شریف نمبر ۱۹۳‘ ابویعلی فی مسندہ حدیث شریف نمبر ۱۶۷۳‘ الترغیب والترھیب جلد۳ ص ۴۳۲‘ مرآۃ جلد۶ ص ۳۵۶۔

WWW.SEEDHARASTAH.COM

کی حمد کریں اور اُس سے معافی چاہیں تو اُن کی بخشش کردی جاتی ہے"۔

مصافحہ کے وقت دُرود شریف پڑھنا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَا مِنْ عَبْدَیْنِ مُتَحَابَّیْنِ فِی اللّٰہِ یَسْتَقْبِلُ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَیُصَافِحُہٗ وَیُصَلِّیَانِ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَّا لَمْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی تُغْفَرَ لَھُمَا ذُنُوْبُھُمَا مَاتَقَدَّمَ مِنْھَا وَمَاتَأَخَّرَ** [۱۱] "جو دو بندے اللہ (تبارک و تعالیٰ) کی رضا کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں، جب اُن میں کوئی ایک (دوسرے کو) ملے اور مصافحہ کرے اور دونوں (حضور) نبی (کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرود شریف پڑھیں، وہ جُدا نہیں ہوں گے مگر ایسی حالت میں کہ دونوں کے گناہ بخشے گئے ہوں گے"۔

مکمل سلام کیسے ہے؟

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **تَمَامُ تَحِیَّاتِکُمْ بَیْنَکُمُ الْمُصَافَحَۃُ** [۱۲] "تمہاری آپس کی پوری تحیت (یعنی پورا اسلام) مصافحہ ہے"۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں الفاظ ہیں: **مِنْ تَمَامِ التَّحِیَّۃِ الْاَخْذُ بِالْیَدِ** [۱۳] "مکمل تحیت ہاتھ کا پکڑنا ہے"۔

مصافحہ کرتے وقت مسکرانا:

حضرت برّاء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۱۱] کتاب السنی ص ۷۳ حدیث شریف نمبر ۱۹۴، کتاب الاذکار ص ۲۲۸۔ [۱۲] مشکوٰۃ ص ۴۰۲۔ ترمذی جلد ۲ ص ۱۰۲، مسند احمد ص ۲۶۰ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۸ ص ۴۳۲۔ [۱۳] ترمذی جلد ۲ ص ۱۰۲، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۳۴۔

نے فرمایا: اِنَّ الْمُسْلِمَیْنِ اِذَا الْتَقَیَا وَتَصَافَحَا وَضَحِکَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِیْ وَجْهِ صَاحِبِهٖ لَا یَفْعَلَانِ ذٰلِکَ اِلَّا لِلّٰهِ لَمْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یُغْفَرَ لَهُمَا ۱۴؎ ''جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور ہنستے ہیں (خوش ہوتے ہیں) وہ ایسا اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی رضا کے لئے کرتے ہیں تو جب جدا ہوتے ہیں تو اُن کی بخشش ہو جاتی ہے''۔ (اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کے سارے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔)

گناہوں کی بخشش کا ذریعہ:

حضرت برّاء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَامِنَ الْمُسْلِمَیْنِ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ یَّتَفَرَّقَا ۱۵؎ ''جب کوئی دو مسلمان آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں تو اُن کے جدا ہونے سے پہلے دونوں بخش دیئے جاتے ہیں''۔

مصافحہ کینہ کو دُور کرتا ہے:

حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت خراسانی تابعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تَصَافَحُوْا یَذْهَبُ الْغِلُّ ۱۶؎ ''آپس میں مصافحہ کیا کرو، کینہ جاتا رہے گا''۔ (حدیث شریف مرسل)

مصافحہ کرتے وقت محبت اور خیر خواہی کا اِظہار:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا۔ پھر میں نے عرض کیا: یارسول

۱۴؎ الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۳۲، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۳۷۔ ۱۵؎ مشکوٰۃ ص ۴۰۰، ترمذی جلد ۲ ص ۱۰۲، ابن ماجہ ص ۲۷۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۹۹، مسند احمد جلد ۴ ص ۳۰۳۔ ۲۸۹۔ ۱۶؎ کتاب الاذکار ص ۲۲۷، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۳۴، مشکوٰۃ ص ۴۰۳۔ نصب الرایۃ جلد ۴ ص ۱۲۱، قرطبی جلد ۲ جز ۳ ص ۱۹۹۔

اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) یہ عجمی اَخلاق سے ہے یا اِس میں کراہت ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: **اِنَّ الْمُسْلِمِیْنِ اِذَا الْتقیَا فتصَا فحَا وَتکَاشرَا بِوِدٍّ وَّنصِیحَۃٍ تنَاثَرَتْ خطَایَا ھُمَا بَیْنھُمَا** [۱۷] "جب مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور محبت اور خیر خواہی سے جمع ہوتے ہیں تو دونوں کے گناہ، دونوں کے درمیان جھڑ جاتے ہیں"۔

مصافحہ کی برکت سے قبولیتِ دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا ہے: **مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ اِلْتَقیَا فَاَخذَ اَحدُ ھُمَا بِیَدِ صَاحِبِہٖ اِلاَّ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یَحْضُرَ دُعَاءَ ھُمَا وَلَا یُفرِّقُ بَیْنَ اَیْدِیْھِمَا حَتّٰی یُغْفرَ لَھُمَا** [۱۸] "جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور اُن میں سے ایک اپنے دوسرے ساتھی کا (مصافحہ کے لئے) ہاتھ پکڑتا ہے تو یہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) پر حق ہے کہ اُن دونوں کی دُعا کو قبول فرمائے اور جب دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ چھوڑیں تو اُن دونوں کو بخش دیا جائے"۔

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ ہر ملاقات کے وقت مصافحہ فرماتے:

حضرت ایوب بن بشیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عنزہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ جب تم سے ملتے تھے تو تم سے مصافحہ فرماتے تھے؟ تو کہا' **مَا لَقِیتُہٗ قطُّ اِلَّا صَا فَحنِیْ** [۱۹] "کبھی اَیسا نہ ہوا کہ میں آپ ﷺ سے ملا ہوں اور آپ ﷺ نے میرے ساتھ مصافحہ نہ کیا ہو"۔

---

[۱۷] کتاب الاذکار ص ۲۲۸، مجمع الزوائد جلد۸ ص ۳۷، کتاب السنی ص ۷۳، حدیث شریف نمبر ۱۹۵۔ [۱۸] الترغیب والترہیب جلد۳ ص ۴۳۲، مجمع الزوائد جلد۸ ص ۳۶۔ [۱۹] مشکوٰۃ ص ۴۰۲۔ ابوداؤد جلد۲ ص ۳۶۱، الترغیب والترہیب جلد۳ ص ۴۳۴۔

گناہوں کا باقی نہ رہنا:

حضرت برّاء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ صَلّٰی اَرْبَعًا قَبْلَ الْهَاجِرَةِ فَكَاَنَّمَا صَلَّاهُنَّ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَ الْمُسْلِمَیْنِ اِذَا تَصَافَحَا لَمْ یَبْقَ بَیْنَهُمَا ذَنْبٌ اِلَّا سَقَطَ [۲۰] "جو دو پہر سے پہلے چار رکعت پڑھ لے تو گویا اُس نے وہ شبِ قدر میں پڑھیں اور دو مسلمان جب آپس میں مصافحہ کرتے ہیں تو اُن کے درمیان کوئی گناہ نہیں رہتا مگر سب جھڑ جاتے ہیں"۔

سو رحمتوں کا نزول:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا الْتَقَی الرَّجُلَانِ الْمُسْلِمَانِ فَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا عَلٰی صَاحِبِهٖ فَاِنَّ اَحَبَّهُمَا اِلَی اللّٰهِ اَحْسَنُهُمَا بُشْرًا لِصَاحِبِهٖ فَاِذَا تَصَافَحَا نَزَلَتْ عَلَیْهِمَا مِائَةُ رَحْمَةٍ وَّلِلْبَادِئِ مِنْهُمَا تِسْعُوْنَ وَ لِلْمُصَافِحِ عَشَرَةٌ [۲۱] "جب دو مسلمان مرد آپس میں ملتے ہیں، اور اُن میں سے ایک اپنے ساتھی سے سلام کرتا ہے، اُن میں سے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) کو زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے جو شگفتہ چہرے سے اپنے دوست سے ملتا ہے اور دونوں مصافحہ کرتے ہیں تو اُن دونوں پر سو رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، اُن میں سے پہل کرنے والے پر نوے اور (بعد میں) مصافحہ کرنے والے پر دس"۔

درخت کے پتوں کی طرح گناہوں کا جھڑنا:

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا لَقِیَ الْمُؤْمِنَ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ وَاَخَذَ بِیَدِهٖ

[۲۰] مشکوٰۃ ص ۴۰۳ (بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان)۔ [۲۱] الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۳۳، مسند بزار جلد ۲ ص ۲۰۰، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۳۷۔

فَصَافَحَهٗ تَنَاثَرَتْ خَطَا يَا هُمَا كَمَا يَتَنَا ثَرُ وَرَقُ الشَّجَرِ ۲۲

"جب ایک مومن دوسرے مومن سے ملے اُسے سلام کہے اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرے تو اُس کی خطائیں ایسے جھڑ جاتی ہیں جیسے (خزاں کے موسم میں) درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں"۔

مصافحہ کرنے والے کے لئے ننانوے رحمتیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِنَّ الْمُسْلِمَيْنِ اِذَا الْتَقَيَا فَتَصَافَحَا وَتَسَا ءَ لَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا مِائَةَ رَحْمَةٍ تِسْعَةً وَ تِسْعِيْنَ لِاَ بَشِّهِمَا وَاَطْلَقِهِمَا وَاَبَرِّهِمَا اَحْسَنِهِمَا مُسَا ءَ لَةً بِاَخِيْهِ** ۲۳ "جب دو مسلمان ایک دوسرے کے حال احوال (خیر و عافیت) کے بارے پوچھتے ہیں تو دونوں میں جو زیادہ خوشی، تبسم اور حسنِ اخلاق اور کھلے ہوئے چہرے کے ساتھ حال چال پوچھتا ہے اُس کو ننانوے رحمتیں ملتی ہیں"۔

سمندر کی جھاگ کے برابر گناہوں کی معافی:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا لَقِيَ اَخَاهُ فَاَخَذَ بِيَدِهٖ تَحَاتَتْ عَنْهُمَا ذُنُوْبُهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ فِيْ يَوْمٍ رِيْحٍ عَاصِفٍ وَاِلَّا غُفِرَلَهُمَا وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوْبُهُمَا مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ** ۲۴ "جب مسلمان اپنے بھائی سے ملتا ہے اور اُس کا ہاتھ پکڑتا ہے تو دونوں کے گناہ اِس طرح جھڑتے ہیں جس طرح خشک درخت کے پتے تیز ہوا سے گرتے ہیں اور اگر اُن کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو معاف کر دیئے جاتے ہیں"۔

---

۲۲ الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۳۳، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۳۶۔ ۲۳ الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۳۳، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۳۷۔ ۲۴ مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۳۷، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۳۳، کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۳۶۲، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۶ ص ۲۵۶ حدیث نمبر ۶۱۵۰۔

جنبی مصافحہ کرسکتا ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، کہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ملے: **فَاَرَادَ اَنْ یُّصَافِحَهٗ فَتَنَحّٰی حُذَیْفَةُ، فَقَالَ اِنِّی کُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا صَافَحَ اَخَاهُ تَحَاتَّتْ خَطَایَاهُمَا کَمَا یَتَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ** ۲۵ "تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مصافحہ کرنے کا اِرادہ فرمایا لیکن (حضرت) حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مصافحہ نہ کیا اور عرض کیا' میں جنبی ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسلمان اپنے بھائی سے مصافحہ کرتا ہے تو دونوں کے گناہ اَیسے جھڑ جاتے ہیں جیسے (خشک) درخت کے (خزاں کے موسم میں) پتے جھڑتے ہیں"۔

مسائل مصافحہ:

(۱) مصافحہ سُنّت ہے۔(۲) ہر ملاقات میں مصافحہ مستحب ہے۔ ۲۶ (۳) نماز فجر وعصر کے بعد مصافحہ مباح ہے۔ ۲۷ (۴) جس طرح فجر وعصر کے بعد مصافحہ جائز ہے اِسی طرح دوسری نمازوں کے بعد بھی مصافحہ جائز ہے۔ اِس لئے کہ اَصلاً مصافحہ سُنّت ہے۔ ۲۸ (۵) مصافحہ کرتے ہوئے ہاتھوں کو ہلانا چاہئے، اِس طرح گناہ گرتے ہیں جیسے درخت کی ٹہنی ہلانے سے پتے گرتے ہیں۔(۶) مسنون یہ ہے کہ پہلے سلام کیا جائے پھر مصافحہ کیا جائے۔(۷) مصافحہ کرتے ہوئے اَنگوٹھے کو دبایا جائے کہ اَنگوٹھے میں ایک رَگ ہے اِس کو پکڑنے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ (۸) مصافحہ کرتے ہوئے دونوں ملنے والوں کے ہاتھوں کے مابین کپڑا وغیرہ نہیں ہونا چاہیے۔ ۲۹ (۹) نامحرم عورت سے مرد کا مصافحہ کرنا حرام ہے۔(۱۰) نمازِ جمعہ یا عیدین کے بعد مصافحہ کرنا درست ہے۔

---

۲۵ مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۳۷، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۳۳۔ ۲۶ کتاب الاذکار ص ۲۲۷۔ ۲۷ کتاب الاذکار ص ۲۲۸۔ ۲۸ کتاب الاذکار ص ۲۲۸۔ ۲۹ ردالمحتار، بہار شریعت جز ۱۶ ص ۱۰۳، چھاپہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور۔

ہفتہ وار

تعلیمی، تربیتی اور روحانی اجتماع

اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم کے فضل وکرم اور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایات سے **نورِ علم** سے فیض یاب ہونے کے لئے ہر ہفتہ کے دن مغرب تا رات 10:00 بجے جامع مسجد نگینہ، A-977، بلاک B-III، گجرپورہ سکیم لاہور میں تشریف لائیں۔

اِس تربیتی، تعلیمی وروحانی اجتماع کا مقصد دینی بھائیوں کو دعوت وتبلیغ کا طریقہ کار سکھانا اور عقائد کی پختگی واعمال کی درستگی کی تحریک پیدا کرنا ہے۔

مفتیان دین اور علماء کرام تربیتی خطابات فرماتے ہیں۔

خصوصی بیان **منیر احمد یوسفی** (ایم۔اے)

ایڈیٹر ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور

انجمن اشاعتِ دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

042-36880027-28، 0300-4274936

اشاعتِ دین اسلام کے لیے آپ اپنے عطیات اس بینک اکاؤنٹ میں بھی جمع کرواسکتے ہیں۔
بینک اکاؤنٹ نمبر 06180017185303 حبیب بینک شادباغ لاہور۔